© rasailojaraid.com



عمی فعلیھا وما انا علیکم بحفیظ (پ ۷ ع ۱۹)

فائدہ اٹھائیگا وہ اُس کے لئے مفید ہے اور جو اُس ہدایت سے اندہا بنیگا اسکا وبال خود اس پر ہوگا اور مین تمہارا محافظ نہین ہون۔

ایک اور مقام پر ارشاد ہے کہ اے نبی تو ان سے کہہ دے کہ سچی تعلیم تمہارے پروردگار کی طرف سے آچکی ہے وقل الحق من ربکم فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر (پ ۱۵ ع ۱۶) پس جو چاہے مانے اور جو چاہے نہ مانے۔

ان اور ان جیسی کئی ایک آیات سے بصراحت ثابت ہوتا ہے کہ قرآن مجید اپنے مخاطبون کو تسلیم پر مجبور نہین کرتا بلکہ اختیار دیتا ہے۔ پہر نہین معلوم کس واقفیت اور دیانت پر ہمارے مخالف کہتے ہین کہ قرآن مجید اپنی تعلیم جبرًا منواتا ہے۔

دوسرے فقرے کا جواب بھی قرآن مجید کے ہر ایک پارے اور سورت سے مل سکتا ہے غور سے سنئے کہ قرآن کیسی اخلاقی تعلیم دیتا ہے ارشاد ہے کہ اللہ کی عبادت کرو اور اسکے ساتھہ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ مان باپ کے ساتھہ قریبی۔ یتیمون۔ مسکینون۔ قریب اور دور کے ہمسایون مسافرون اور ماتحتون کے ساتھہ نیک سلوک کیا کرو کچہہ شک نہین کہ اللہ تعالٰے مغرورون اور خود پسندون سے محبت نہین کیا کرتا۔

واعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئا وبالوالدین احسانا وبذی القربی والیتامی والمساکین والجار ذی القربی والجار الجنب والصاحب بالجنب وابن السبیل وما ملکت ایمانکم ان اللہ لا یحب من کان مختالا فخورا (پ ۵ ع ۳)

اس قسم کی آیات قرآن مجید مین بکثرت ہین اگر اور کوئی بہی نہو تو اخلاقی تعلیم کے لئے یہ ایک ہی کافی ہے کس لطافت اور خوبی سے تمام انسانی تعلقات کا ذکر فرمایا ہے سب سے مقدم چونکہ خدائے تعالٰے کا تعلق ہے اس لئے اُس کو مقدم رکہا اُس سے بعد بنی نوع مین سب سے مقدم والدین ہین اس لئے اُن کو مقدم تبلا کر دیگر متعلقین کو ان سے بعد بیان کیا۔



معلوم نہین عیسائیون کے نزدیک اعلٰی اخلاق کس کا نام ہے۔ جو وہ قرآن مجید مین نہ ملنے پر اظہار ناراضگی کرتے ہین۔

شاید وہ اس تعلیم کو اعلٰے اخلاق جانتے ہین کہ

ایک گال پر طماچہ کہا کر دوسرا بہی پہیر دو کرتہ لینے پر پائجامہ بہی دیدو ایک کوس بیگار لیجانے پر دو کوس جاؤ (متی ۵ باب کی ۳۹)

سودانا جانتے ہین کہ اس قسم کے اخلاق صرف زبان کی تری اور قلم کی حرکت کیلئے ہوتے ہین نہ کہ عمل کے لئے۔ یورپ کی سلطنتین اس پر عمل کرتین تو آج عیسائیون کی حکومت ایک چپہ بہر زمین پر بہی نہوتی۔ کسی مخالف کے ایک ضلع لینے پر دوسرا ضلع از خود انکو دیا جاتا اگر کوئی کہے کہ یورپ کی سلطنتون کا کیا ہے وہ کوئی مذہبی احکام کے تہوڑے پابند ہین تو اس کے جواب مین کہا جائیگا کہ اچہا وہ نہین تو آپ ذرہ پابند ہوجایئے آیئے ذرہ عمل کر کے دیکھئے۔ ڈہٹائی سے کوئی اپنا صبر و استقلال دکہلانے کو ایسا کرے تو اور بات ہے مگر اُس کا دل جو کچہہ کہتا ہوگا اوس کا حال اوس کو یا عالم الغیب کو خوب معلوم ہے۔ (باقی آئندہ)

# گوشت خوری کیون بری ہے

ہمارے ہماشہ دوست آریہ مسافر کے ایک نامہ نگار نے گوشت خوری کی مذمت یا ممانعت ثابت کرنے کیلئے تازہ اشاعت مین ایک مضمون لکہا ہے جسکا عنوان ہے "دوده گہی کی نہرین" اس مین بہت کچہہ ہاتھہ پیر مار کر جو اصل مدعا کے دلائل لکہے ہین وہ مع جواب درج ذیل ہین۔ پہلی دلیل یہ ہے۔

اگر ہم قدرتی اور مصنوعی غذاؤن کی تمیز کے لئے اپنے حواسون سے کام لین تو بہی ہمین معلوم ہو جائیگا کہ گوشت ہماری قدرتی غذا نہین

اول انسانی آنکہ اس کو گوشت کہانے سے منع کرتی ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



اگر کوئی شخص کسی باغ یا سبزی کے کھیت مین چلا جائے۔ تو انار۔ نارنگی گیہون وغیرہ کو دیکھنے سے اس کی آنکھون مین طراوت آئیگی۔ اور اس کی آنکھہ اس کو کبھی منع نہین کرے گی۔ کہ تو ان مختلف اقسام کے پھول اور سبزی کی طرف مت دیکھہ بر خلاف اس کے اگر وہی شخص کہین بوچڑخانے مین جا نکلے تو جب وقت اُس کی نظر گوشت ۔چربی۔ ہڈی۔ لہو۔ میل پیشاب۔ پاخانہ وغیرہ پر پڑے گی تو فوراً اس شخص کا جی گھبرائے گا اور اُسکی آنکھہ اُسے پکار کر کہے گی کہ یہان ٹھہرنا مناسب نہین اگر گوشت ہماری قدرتی خوراک ہوتا۔ تو آنکھہ کو اس کے دیکھنے سے ضرور ویسا ہی لطف آتا۔ جیسا کہ پھل پھول اناج وغیرہ کے دیکھنے سے آتا ہے۔

**جواب** آپنے اس دلیل مین بڑی غلطی کھائی ہے کہ ایک چیز کی ابتدا کو دوسری چیز کی انتہا سے مقابلہ کیا ہے۔ اس کی مثال بالکل ایسی ہے کہ کوئی احمق اپنے مصاحبون کو علم سے نفرت دلانے کے لئے یون کہے کہ آؤ مدرسہ مین ہم تم کو دکھاوین کہ علم حاصل کرنیکو آنکھہ بھی منع کرتی ہے مدرسہ مین گئے تو دیکھتے ہین کہ کوئی لڑکا کسی سزا مین مبتلا ہے کوئی کسی مین اس کے مقابلہ پر گنوار دیہاتون مین اُس کو اُس وقت لیجاوے جب کہ وہ کھیت کاٹکر ٹھنڈے سایہ مین تانکر آرام سے سو رہے ہون اُن دونون کا مقابلہ دکھا کر اس نتیجہ کو پہونچے کہ علم کی نسبت جہالت اچھی ہے تو آپ اس کو کیا کہین گے۔ اے جناب انار وغیرہ کی حالت کو تو آپنے انتہائی درجہ مین لیا اور گوشت دہان جہاپرشاد کو ابتدائی صورت مین آئیے ہم آپ کو گوشت کے درشن اُس وقت کرائین جب کہ وہ بھی انار کی طرح کھانے کے قابل ہو چکا ہو۔ گرم مصالحون سے سیخون پر چمک دے رہا ہو یا دیگ مین پلاؤ کی صورت مین یا دیگچے مین قورمہ کی شکل مین خداداد حسن دلفریب سے اپنے ناظرین کی آنکھون کو تراوت بخشتا ہو۔ اور اگر آپ اس طرف کی ابتدائی حالت لیتے ہین تو اُس طرف کی بھی ابتدائی حالت مقابلہ مین رکھئے جس وقت کھیتون مین کھاد پڑتی ہے اور دیکھنے والے آنکھہ ناک بند کرکے پاس سے گذر جاتے ہین اور دل مین عہد کرتے ہین کہ آئندہ کو اس کھیت کے پاس سے بھی نہ گذرین گے۔



مہاشہ جی! آپ بھی ایسا کیا کرتے ہین؟ (شائد)

آپکی دوسری دلیل اس سے بھی عجیب تر ہے آپ لکھتے ہین۔

(۲)۔ ناک ہمین گوشت کھانے سے منع کرتی ہے۔

جب ہم کسی تازہ پھل مثلاً سیب۔ نارنگی وغیرہ کو اپنے ہاتھہ مین لیتے ہین۔ تو اُس کی عمدہ خوشبو ناک کے راستے دماغ کو جاتی ہے۔ اور ہمارا جی اُس پھل کے کھانے کو للچاتا ہے۔ مشہور ڈاکٹر ولیم ایکٹن ایم۔ آر۔ سی۔ ایس اپنی کتاب فنکشنز۔ اینڈ ڈس آرڈرز آف دی ری پروڈکٹو آرگنز نامی مین تحریر فرماتے ہین کہ کھانے کے وقت جو منہ مین لعاب آتا ہے۔ اور کھانے کو جو دل چاہتا ہے۔ اس کی وجہ خوراک کی عمدہ خوشبو ہی ہوتی ہے" ایسا کبھی سننے مین نہین آیا۔ کہ کسی چیز کی غلاظت یا بدبو نے آدمی کو اس کے کھانے یا سونگھنے کے لئے آمادہ کیا ہو۔ اگر کوئی شخص گوشت کا ٹکرہ ہاتھہ مین لیکر اس کو سونگھے تو اس کی بو مجبور کرے گی کہ وہ اس لوتھڑے کو پھینکدے۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ بوچڑخانے کی سیر سے جی خوش ہوتا ہے۔ یا جس گھر مین گوشت پکا ہو وہان سے ناخوشگوار بو نہین آتی یہ یاد رکھنا چاہئے کہ جس شے مین بدبو ہے وہ مضر صحت ہے۔ پاخانہ پیشاب اور میل وغیرہ کا بدن سے دور کرنا اسی لئے ضروری ہے کہ ان کے اندر رہنے سے بیماری پیدا ہوتی ہے۔ بس یہی حال گوشت کا ہے جسے ہماری ناک آنکھہ زبان ہرگز قبول نہین کرتے۔ کیونکہ یہ ایک نفرت انگیز شے ہے۔ اور اسی لئے یہ کسی صورت مین بھی مفید صحت نہین ہوسکتی۔

**جواب** اس مین بھی آپنے وہی مغالطہ کھایا اور اپنے ناظرین کو مغالطہ دیا ہے اس کی جواب کے لیے بھی ہم آپکو دعوت دیتے ہین کہ آئین ہم آپکو پکا ہوا یعنے کھانے کے قابل جہاپرشاد کے باسناد خوشبو) سونگھاوین۔ ڈاکٹر ولیم نے بہت ٹھیک کہا مگر آپنے اس کا تجربہ نہین کیا۔ تجربہ کرنا ہے تو ہماری دعوت قبول کیجے یا کہین پکی ہوئی ہنڈیہ کا ڈھکنا اٹھا کر خوشبو لیجے اگر آپ کی رال نہ ٹپک پڑی تو ہماری غلطی۔ تعجب ہے آپ ہندو ہوکر بوچڑخانہ مین

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



بار بار جاتے ہیں یا جانا چاہتے ہیں۔ اور اتنا نہیں سوچتے کہ ایسی بری جگہہ میں جانا کتنا دوش اور پاپ (گناہ) ہے ایک اور دلیل اس سے بھی لطیف تر آپنے دی ہے۔ آپ لکھتے ہیں :۔

گوشت کا ہماری طبعی خوراک نہ ہونا ایک اور طرح سے بھی ظاہر ہو سکتا ہے۔ اگر ہم کسی ایسے بچے کے سامنے جو ابھی بالکل معصومیت کی زندگی بسر کر رہا ہو اور بھلی اور بری شے کی اسے تمیز نہ ہو۔ کچھ پھل اور گوشت کا ٹکڑا رکھیں۔ تو بچہ فوراً پھل پر ہاتھ ڈالیگا۔ گویا قدرت اسے صاف الفاظ میں بتا رہی ہے کہ پھل ہی تیری طبعی خوراک ہے"

**جواب** ہمارے مشتر کیسی بہکی بہکی باتیں کر رہے ہیں اس مثال میں خود ہی تو یہہ کہتے ہیں کہ ایسا بچہ ہو جس کو بھلے برے کی تمیز نہیں تو پھر ایسا بچہ اگر گوشت کو چھوڑ کر آم اٹھالے یا آم کو چھوڑ کر کباب اٹھالے تو اس کے اٹھانے کا کیا اعتبار۔ اعتبار تو کسی ایسے شخص کا ہوتا ہے جس کو کچھ تمیز بھی ہو۔

علاوہ اس کے کسی چیز کے خوراک طبعی ہونیکا ثبوت یہ تو نہیں ہوتا کہ کوئی بچہ اُس کو اٹھالے طبعی غذا کا ثبوت تو یہ ہے کہ طبیعت کے خلاف نہو معدہ اُس کو قبول کرکے ہضم بھی کرلے جس غذا کو نوع انسانی کا کوئی فرد ہضم نہ کر سکے وہ انسان کے لئے طبعی غذا نہیں ہوگی پس اس تعریف کے مطابق جو بالکل ٹھیک ہے ہم اپنی شہادت نہیں بتلاتے بلکہ آپ ہی کو گوشت کھلا کر دیکھتے ہیں کہ ہضم ہوتا ہے یا نہیں۔

علاوہ اس کے ہم آپ کی مذکورہ مثال کے مطابق ہی جانچ کرنے کو طیار ہیں۔ مگر اسی طریق سے کہ اناروں کی ایک ٹوکری کے ساتھ مصالحہ دار کباب چینی کی رکابی میں رکھکر پانچ سات بچوں کا متعدد دفعہ امتحان کرینگے۔ ہماری کرنے کی انتظاری آپ نہ کریں ہم تو کہہ چکے ہیں آپ خود ہی اس کا امتحان کریں اور اس کے نتیجہ سے بذریعہ آریہ مسافر اطلاع دیں۔



# یسوع مسیح کون تھا

(از نامہ نگار)

بقول تمام اہل اسلام بشہادت قرآن حضرت مسیح علیہ السلام خدا کے برگزیدہ نبی اور آدمی تھے۔ اور بقول بعض فرقہ عیسائی وہ خدا تھے اور بقول بعض وہ خدا کی مانند تھے۔ اور بقول بعض باپ اور بیٹا اور روح القدس تینوں خدا ہیں۔ اور بقول بعض تینوں ملکر ایک خدا۔ اور بقول بعض مسیح کے جسم میں خدا تھا۔ اور بقول بعض موافق قول اہل اسلام یعنے حضرت یسوع مسیح خداوند تعالےٰ کے نبی تھے اور آدمی تھے۔

مسلمان
کی اپیل مسلمانوں کی خدمت میں۔ مسلمان کی ضرورت دیکھکر اسکو جاری تو کیا مگر محض توکل پر اس لیے مسلمان اپنے ناظرین سے اپیل کرتا ہے کہ میری اشاعت اور ترقی کی کوئی صورت بتلائیے۔ میری سنیں تو میں ایک تجویز پیش کرتا ہوں کہ آپ صاحبوں میں سے ہر ایک صاحب کم از کم ایک اور زیادہ سے زیادہ جتنے ہو سکیں مستقل خریدار پیدا کیجئے۔ قرب جوار میں بانی اشاعت کیجئے دور دراز کیلئے میرے دفتر سے اشتہار منگا کر تقسیم کرائیے اپنے احباب سے کہئے شوق دلائیے (خاکسار مسلمان)

## حضرت مسیح کی نسبت آیات قرآن

اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ یٰمَرْیَمُ اِنَّ اللّٰہَ یُبَشِّرُکِ بِکَلِمَۃٍ مِّنْہُ اسْمُہُ الْمَسِیْحُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ وَجِیْھًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ ۝ وَیُکَلِّمُ النَّاسَ فِی الْمَھْدِ وَکَھْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝ ترجمہ جس وقت کہا فرشتوں نے اے مریم تحقیق اللہ بشارت دیتا ہے تجھکو ساتھ ایک بات کے اپنی طرف سے نام اُسکا مسیح عیسا بیٹا مریم کا آبرو والا بیچ دنیا کے اور آخرت کے اور نزدیکوں سے اور باتیں کریگا لوگوں سے بیچ جھولی کے اور ادھیڑ عمر میں اور صالحوں سے

لَقَدْ کَفَرَ الَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ وَقَالَ الْمَسِیْحُ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اعْبُدُوا اللّٰہَ رَبِّیْ وَرَبَّکُمْ اِنَّہٗ مَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



الجنۃ وماوٰہ النار وما للظلمین من انصار ۔ لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ثالث ثلثۃ ۔ وما من الٰہ الا الٰہ واحد ۔ وان لم ینتھوا عما یقولون لیمسن الذین کفروا منھم عذاب الیم ۔ افلا یتوبون الی اللہ ویستغفرونہ واللہ غفور رحیم ۔ ما المسیح ابن مریم الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل وامہ صدیقۃ کانا یاکلن الطعام ۔ انظر کیف نبین لھم الایت ثم انظر انی یؤفکون ۔ ترجمہ ۔ تحقیق کافر ہوئے وہ لوگ کہ کہا اللہ وہی ہے مسیح بیٹا مریم کا ۔ اور کہا مسیح نے اے بنی اسرائیل بندگی کرو اللہ کی جو رب ہے میرا اور تمہارا مقرر جس نے شریک کیا اللہ کا سو حرام کیا اللہ نے اسپر جنت اسکا ٹھکانہ دوزخ ہے اور کوئی نہین ظالمون کی مدد کرنے والا ۔ بیشک کافر ہوئے جنہون نے کہا تحقیق اللہ ہے تین مین کا ایک ۔ اور بندگی نہین کسی کی مگر ایک معبود کو اگر نہ چھوڑین گے جو بات کہتے ہین البتہ جو ان مین منکر ہین ۔ پاوین گے دکھہ کی مار ۔ کیون نہین توبہ کرتے اللہ پاس اور گناہ بخشلاتے اور اللہ ہے بخشنے والا مہربان اور کچھہ نہین مسیح مریم کا بیٹا مگر رسول ہے گذر چکے اس سے پہلے کئی رسول اور اوس کی مان راست باز تھی دونون کھاتے تھے کھانا دیکھہ ہم کیسے بیان کرتے ہین نشانیان پھر دیکھہ کہان الٹے جاتے ہین ۔

ان آیات بالا سے چند امور ظاہر ہین ۔ (۱) جو مسیح بن مریم کو اللہ کہتے ہین وہ کافر ہین (۲) مسیح بن مریم نے بنی اسرائیل کو کہا تھا کہ ہم سب کا ایک ہی رب ہے (۳) اور یہہ بھی کہا تھا کہ جو شخص اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرے وہ بہشت مین نہین جائیگا اُس کی جگہ دوزخ مین ہوگی ۔ (۴) بیشک وہ لوگ بھی کافر ہین جو کہتے ہین اللہ ہے تین مین کا ایک (۵) اللہ ہی ایک بندگی کے لائق ہے (۶) جو لوگ خدا کے ساتھ شریک کرتے ہین اگر توبہ نکرین گے دکھہ کی مار کھاوین گے ۔ (۷) مسیح اور کچھہ نہین تھا صرف اللہ کا رسول تھا اوس سے پہلے بھی کئی رسول گذر چکے تھے (۸) اُس کی والدہ راست باز تھی ۔ (۹) وہ دونون مان بیٹا کھانا کھاتے تھے یعنے دیگر مخلوق کیطرح کھانا کھانے کے محتاج تھے ۔

## عیسائیون کی غلط فہمی یسوع مسیح کی نسبت

اب مین اناجیل مروجہ سے



عیسایون کی غلط فہمی کو پہلے نقل کرونگا اور پھر اناجیل مروجہ سے ہی اونکی غلط فہمی کی اصلاح بھی کرونگا ۔

دیکھو انجیل یوحنا باب ۱۴ آیت ۱۰ و ۱۱ ۔ تو کیونکر کہتا ہے کہ باپ کو ہمین دکھلا کیا تو یقین نہین کرتا کہ مین باپ مین ہون اور باپ مجھہ مین ہے یہ بات جو مین تمہین کہتا ہون مین آپسے نہین کہتا ۔ لیکن باپ جو مجھہ مین رہتا ہے وہ یہہ کام کرتا ہے ۔ میری بات کو یقین کرو مین باپ مین ہون اور باپ مجھہ مین ہے ۔

اور دیکھو خط اول یوحنا باب ۵ آیت ۵ و ۶ ۔ کون ہو جو دنیا پر غالب ہے مگر وہی جو ایمان لاتا ہو کہ یسوع خدا کا بیٹا ہے ۔ یہہ وہی ہے جو پانی اور لہو سے آیا یعنے یسوع مسیح جو نہ فقط پانی مین بلکہ پانی اور لہو مین ہوکے آیا ۔ اور روح وہ ہے جو گواہی دیتی ہے ۔ کیونکہ روح برحق ہے کہ تین ہین جو آسمان پر گواہی دیتے ہین باپ اور کلام اور روح اور یہہ تینون ایک ہین ۔

## عیسایون کی غلط فہمی کی اصلاح

دیکھو وہی خط اول یوحنا باب ۲ آیت ۵ ۔ پر وہ جو اُس کی کلام پر عمل کرے یقیناً اس مین خدا کی محبت کامل ہو ہم اس ہی سے جانتے ہین کہ ہم اس مین ہین ۔

پھر اور دیکھو وہی خط اول یوحنا باب ۳ آیت ۲۴ ۔ اور جو اُس کے حکمون پر عمل کرتا ہے وہ اُس مین اور وہ اُس مین رہتا ہے اور اُس سے یعنے روح سے جو اُسنے ہمین دینی ہے ہم جانتے ہین کہ وہ ہم مین ہے ۔ پھر اور دیکھو وہی خط اول یوحنا باب ۴ آیت ۱۲ و ۱۳ کسی نے خدا کو کبھی نہین دیکھا اگر ہم ایک دوسرے سے محبت رکھین تو خدا ہم مین رہتا ہے اور اُس کی محبت ہم مین کامل ہوئی ہم اسی سے جانتے ہین کہ ہم اُس مین رہتی ہین اور وہ ہم مین کہ اُس نے اپنی روح مین سے ہمین دیا ۔

اب مین اناجیل مروجہ مین سے یہ ثابت کرونگا کہ حضرت یسوع مسیح نہ تو خدا تھے اور نہ خدا کے حقیقی بیٹے اور نہ اون کے جسم مین خدا تھا بلکہ وہ تو اللہ کے رسول اور عاجز انسان تھے ۔

© rasailojaraid.com